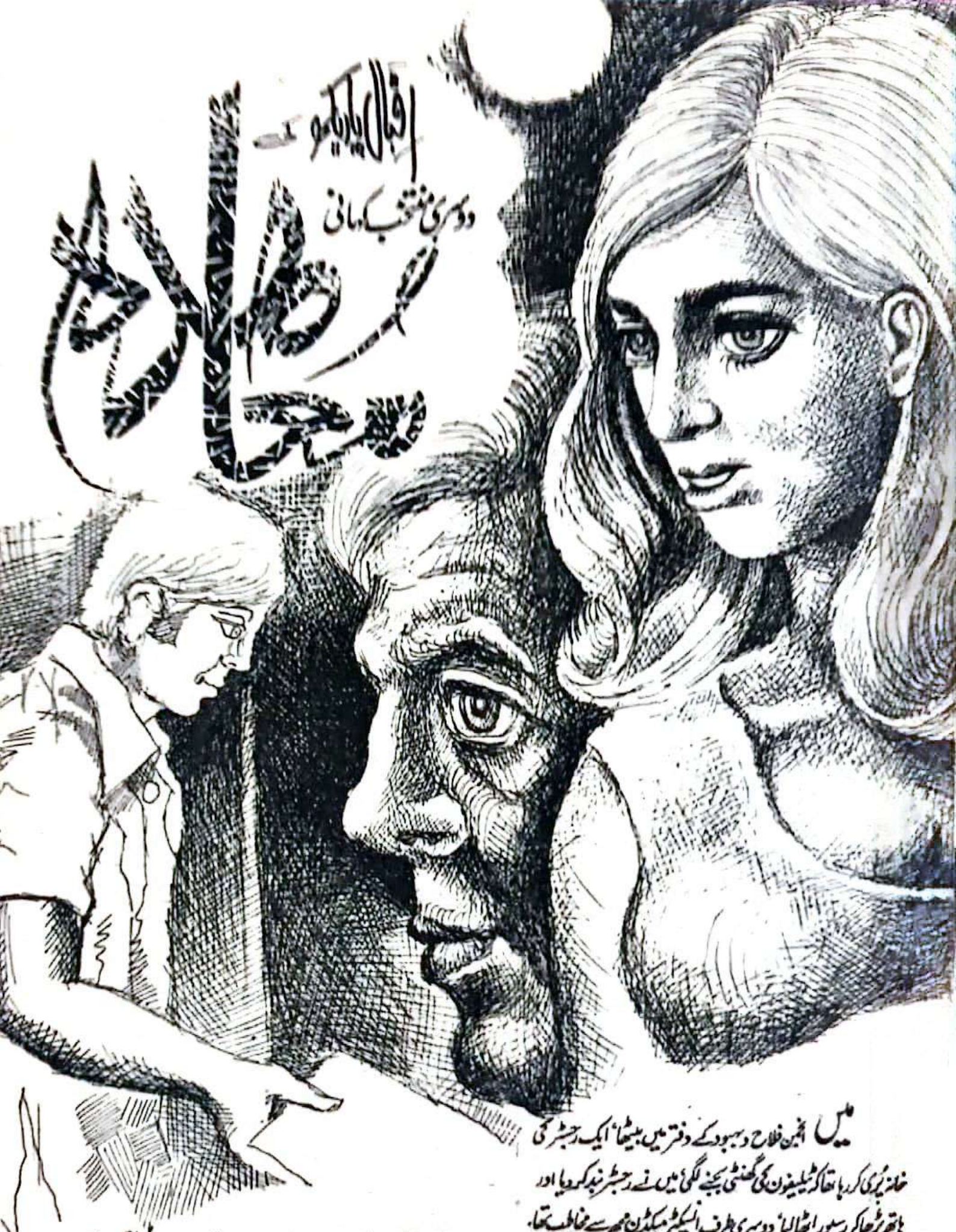


افعال پارک

دوسری منتخب کہانی

ظلال



میں انہیں فلاح دے دوں گے دفتر میں بیٹھا ایک رجسٹر کی خانہ پڑی کر رہا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی میں نے رجسٹر بند کر دیا اور ہاتھ بڑھا کر رسید اٹھالیا دوسری طرف انیکٹر میکین مجھ سے مخاطب تھا۔
”ہمنری“ اس نے جلدی سے کہا ”ہم نے پیرسیلی کو پکڑ لیا ہے۔“

”اس بار اس نے کیا کیا؟“

”تین بد معاش قسم کے لڑکوں کے ساتھ مل کر اس نے ایک

دکاندار کو زبرد کو ب کیا۔ وہ سب دکان میں مختلف چیزیں چراتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے اور اب ہم انہیں پولیس اسٹیشن لے آئے ہیں۔“
”شکریہ میک۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے بروقت مطلع کر دیا۔“
”تم تو جانتے ہی ہو، اب ہم زیادہ عرصے تک اُسے

عدالت کے قیام سے نہیں بچا سکتے۔ یہ کہہ کر میکڈن نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ میں چند لمحوں تک اس صورت حال پر غور کرتا رہا۔ اور پھر میں نے ریور دوبارہ اٹھا کر گھر کا نمبر ڈائل کیا۔

”ہیلو این“ میں مہتری بول رہا ہوں، سنو سیلی اس وقت پولیس اسٹیشن میں زیر حراست ہے؟

”کس جرم میں؟“ وہی پہلے والا چکر ہے۔ بد معاش لوگوں کی صحبت میں رہ کر وہ غلط راستے پر پڑ چکی ہے۔ ظاہر ہے اس صحبت کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ پھر وہی ہوا جو کسی بار ہو چکا ہے۔ ”اوہ مہتری یہ تو بہت بُری خبر ہے۔ کچھلے آٹھ مہینے کے دوران وہ چار مرتبہ پکڑی جا چکی ہے۔ اب تو واقعی وہ بالکل بگڑ چکی ہے۔“

”ہمیں اسے ایک موقع اور دینا چاہیے“ میں نے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔ ”کوئی بھی بچہ جس پر سیلی کی طرح جیتی ہو بگڑے بغیر نہیں رہ سکتا، ہمارے ایسے لوگ اس کی مدد کرتے تو نہ جانے اس کا کیا حشر ہوتا۔“

”ٹھیک ہے“ میری بیوی نے آہستگی سے کہا۔ ”پھر ایک بار کوشش کر کے دیکھ لو شاید وہ سنبھل جائے۔ حالانکہ اب یہ ناممکن سا ہے۔“

”ہاں این“ اس بیچاری کو ہماری شفقت کی ضرورت تھی میں نے انجن فلاح دہبود کا چارج بل کے حوالے کر دیا۔ ایک سال پہلے انجن نے اسے ملازم رکھا تھا۔ جب کہ اس نے کالج کی تعلیم مکمل کر لی تھی۔ بل جس محلے میں رہتا تھا وہ پسماندہ طبقے کا علاقہ تھا اور ہماری انجن کا واسطہ نہ تھا۔ اسی علاقے سے پڑتا تھا، چنانچہ ہمیں ایسے کارکنوں کی ضرورت تھی جو اس علاقے سے اچھی خاصی واقفیت رکھتے

ہوں اور محلے کے لوگ بھی ان کی عزت کرتے ہوں اور پھر بل تو اپنے محلے کا ہیرو تھا، اسے خدمت خلقی کاموں سے بے حد دلچسپی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انجن نے اسے ملازم رکھ لیا۔

کچھ دور چل کر میں پولیس اسٹیشن پہنچ گیا، آج کا دن خاصا گرم تھا اور مطلع بھی صاف تھا، چند منٹ بعد ہی میرا جسم پسینے میں شرابور ہو گیا۔ آج سے دو سال پہلے بھی ایک دن ایسا ہی گرم تھا جب سیلی کے باپ اور اس کی سوتیلی ماں کو قتل کر دیا گیا تھا، اس دن گرمی کچھ اتنی شدت سے پڑ رہی تھی کہ ہر شخص کو خواہ مخواہ غصہ آ رہا تھا اور کچھ لوگوں کے مطابق غالباً سیلی کے والدین کا قتل بھی اس شدید گرمی کا ردِ عمل تھا جب میں پولیس اسٹیشن میں داخل ہوا تو انسپٹر میکڈن جوڑے چمکے شانوں والا بھاری بھر کم ادھیڑ عمر شخص تھا، سارجنٹ کی کے برابر ایک کرسی پر غام لباس میں ملبوس بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے کی تجربات اس کے تجربے کی آئینہ دار تھیں، پائے ماتو میں وہ چنگیز خاں کی طرح ظالم اور سخت گیر مشہور تھا لیکن باؤں دیکھ کر وہ مسکرائے لگا،

”ہیلو مہتری“ وہ اس وقت کانفرنس روم میں ہے میں نے اثبات میں سر ہلایا اور کانفرنس روم میں جانے کے لئے قدم بڑھایا اور اسی لمحے میکڈن نے میرا بازو تھام لیا۔

”ایک منٹ مہتری“ وہ تنہا نہیں ہے۔ ”کون ہے اس کے ساتھ؟“

”اخباری نمائندہ جیک گریپ“ جب ہم اسے یہاں لائے تو وہ یہیں ڈٹا ہوا تھا۔ ”بہت خوب“ میں نے کسی قدر غصے سے کہا۔ ”شخص بھی عجیب ہے جب دیکھو چمک پڑتا ہے۔ ہر کرنی سے اس کے والدین کے قتل کے بارے ہی میں باتیں کرتا۔“

ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اور پریشان ہو جاتی ہے۔
میں نے میکڈن کا ہاتھ جھٹک دیا اور کانفرنس روم
کی طرف بڑھ گیا۔ گریب وہیں سیلی سے چپٹا ہوا تھا، میرا مطلب
ہے، اس کے برابر بیٹھا جانے کیا کھسر بھسر کر رہا تھا، گریب
معنی سا پتہ قد نوجوان تھا اور اس وقت وہ گریس سوٹ میں
لبوس تھا۔ سوٹ اس کے جسم پر فٹ نہیں تھا اور اس پر بڑبڑا
شکین پڑی ہوئی تھیں، اس نے میری طرف سر اٹھا کر دیکھا
اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی،

”دخل در معقولات کی معافی چاہتا ہوں“ میں نے تیز
لہجے میں کہا، لیکن اب اپنا انٹرویو ختم ہی سمجھو۔“

”ہائے ہنری“ سیلی نے میز کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ
سے کہا ”میرا خیال ہے میں نے پھر آپ کو مصیبت میں پھنسا
دیا ہے؟“ سیلی کی عمر سولہ سال تھی اور حسب معمول اس کے دلکش
چہرے پر معصومیت چھائی ہوئی تھی، اس کے بھورے بال تانوں
پر بکھرے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے
پولیس اسٹیشن اس کے لئے قطعی نامناسب جگہ ہے۔

”ہم اس نئی مصیبت کے بارے میں بعد میں بات کریں گے“
میں نے کہا ”اور اب مسٹر گریب کو چاہیے کہ ہمیں تنہا چھوڑ دیں۔“
”دیکھو یار“ گریب نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا ”تمہارا رویہ
مہیش میرے ساتھ.....“

مجھے معلوم ہے ”میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے
کہا ”میرا رویہ تمہارے ساتھ اور تمہارے اخبار کے ساتھ درست
نہیں لیکن اس مرتبہ تم میرے ساتھ بلف کر رہے ہو، میرا خیال ہے
تمہارا مدبریت ہمیں کسی معلوم لڑکی کو پریشان کرنے کی اجازت
نہیں دے گا۔ ایک مرتبہ میں اس سے چندہ وصول کرنے گیا
تو تفصیلی ملاقات ہوئی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے وہ
بہت اچھا شخص ہے۔“

اچانک گریب کے چہرے کے تاثرات بدل گئے اور
اس نے مسکرانے کی کوشش کی مدھٹیک ہے مگر میں چند
سوالات کروں گا اور یہ سوالات اس دوسرے قتل کے بارے میں
ہوں گے جس کے قاتل کا ابھی کوئی سراغ نہیں ملا، تم تو جانتے
ہی ہو کہ سیلی وہ واحد فرد ہے جس نے قاتل کو دیکھا ہے جب تک
اس کھابڑی والے جنوبی قاتل کا پتا نہیں چل جاتا تو گ اسی طرح
اس سے سوالات کرتے رہیں گے۔“

”گٹ آؤٹ“ میں نے چلا کر کہا۔

گریب کچھ نروس سا ہو گیا۔ میں انجمن فلاح و بہبود کے
دفتر جا رہا ہوں ”اس نے نرمی سے کہا ”میں تم سے اسی سلسلے
کی ایک کہانی کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں“ یہ کہہ کر اس
نے دروازہ کھولا اور باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔

میں نے سیلی کے برابر بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا ”اس
نے تمہیں زیادہ پریشان تو نہیں کیا؟“

اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا ”بلکہ مجھے تو خاصا لطف آیا“
اس نے خاموشی سے کہا: اکثر بیشتر سوالات اس نے وہی کئے
جو لوگ عموماً مجھ سے پوچھتے ہیں کیا مجھے اس کا چہرہ یاد ہے؟
اور کیا رات کو مجھے اس کے بارے میں خواب آتے ہیں؟ اگر خوب
میں میں اس کا چہرہ دیکھتی ہوں تو کیا جاگنے پر وہ مجھے یاد
رہتا ہے؟“

”پھر تو واقعی اس نے تمہیں بہت پریشان کیا ہے“
”خیر اتنا خراب آدمی تو نہیں تھا“ سیلی نے کہا ”اس کی طرف
سے بگمان نہ ہوئے۔ وہ تو بہت مہربان نوجوان ہے اور پھر
اس نے مجھے مس کہہ کر مخاطب کیا تھا، بحسی پولیس والے نے
آج تک مجھے مس نہیں کہا۔“

”یہ پولیس کا کیا معاملہ ہے؟ میکڈن نے مجھے تمہاری
گرفتاری کی وجہ یہ بتائی ہے کہ تم نے اپنے چند دوستوں کے

ساتھ مل کر کسی دکاندار کی پٹائی کی تھی۔

”وہ ہرگز ایسا نہیں کرتے“ سیلی نے اپنا دفاع کرتے ہوئے

کہا، ”اگر وہ مخوس شخص انہیں دبانے کی کوشش نہ کرتا“

”وہ دکان میں سے چیزیں چُرا رہے تھے“

”میں اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی“ سیلی نے

اپنی آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا ”سچی بات تو یہ ہے کہ جیکی نے

مجھے سے کہا تھا کہ وہیم کی دکان پر چل رہی ہو۔ مجھے امی کے لئے

کچھ چیزیں خریدنی ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ وہ لڑکے دکان میں

سے چیزیں چُرا رہے تھے۔“

وہ جھوٹ بول رہی تھی، سفید جھوٹ، میں خوب سمجھتا تھا۔

اور وہ لڑکے بھی بدنام زمانہ چور اور لفنگے تھے اور انہوں نے

سیلی کو بھی اپنے دھندے پر لگا دیا تھا۔

”جیکی“ میں نے آہ بھرتے ہوئے کہا ”یہ تو وہی لڑکا

ہے جس نے کچھلی مرتبہ ایک خالی مکان میں داخل ہو کر تہیں

بھی مصیبت میں مبتلا کر دیا تھا۔“

”آج تو اچانک مجھے اس کی یقین کر ڈالغاقیہ ملاقات

ہو گئی تھی، بالکل دکان کے قریب، میں انجن فلاح دہپود

کے دفتر کی طرف جا رہی تھی۔“

”خیر مجھ سے جو کچھ ہو کے گا ضرور کروں گا۔ میکڈن

اور پولیس اسٹیشن کے سارے پولیس والے تمہاری طرف

ہیں، سیلی، وہ جانتے ہیں کہ تمہارے ساتھ کیا ہوتی ہے۔

وہ تمہیں ایک اور موقع دیں گے لیکن جلد یا بدیر اگر تم محتاط

نہ رہیں تو وہ تمہیں عدالت میں پیش کرنے پر مجبور ہو جائیں

گے اور اگرچہ کہ تمہارے پچھلے کرتوت معلوم ہو گئے تو وہ

تمہیں دیکھوں کی جیل میں بھیج دے گا۔ ہمارے شہر سے

بہت دور سال فرسکو میں وہ جگہ عام جیل خانے سے بھی

بہتر ہے۔“

۵۰

میکڈن نے جیسا کہ مجھے توقع تھی، میری بات تسلیم کر لی

اور سیلی کو عدالت میں نہ پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ دس منٹ

تک سیلی کو لکچر دینے کے بعد میکڈن نے اسے ایک پولیس

کار میں گھر بھیج دیا۔ پھر میں دوبارہ انجن فلاح دہپود کے دفتر

پہنچ گیا۔ جہاں جیک گریب بل سے باسکٹ بال کے کھیل

پر بحث کر رہا تھا، اسے دیکھ کر میں نے اثبات میں سر

ہلایا اور اپنے دفتر میں آنے کا اشارہ کیا، آخر یہ اس کی ڈیوٹی

ہی تو تھی۔ اس شہر کا ہر اخباری نمائندہ اس سال دودھ کے قتل کے

بارے میں کوئی کلیڈھونڈتا پھر رہا تھا۔ تاکہ اپنے اخبار سے نثری

زخم لے سکے۔ گریب دھب سے آرام دہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

”سب سے پہلے تو“ اس نے کہا ”میں تم سے معذرت خواہ

ہوں، میں تم سے آج کچھ تلخ کلامی کی تھی، مگر اس میں میرا کوئی

قصور بھی نہیں تھا، دراصل آج درجہ حرارت کچھ زیادہ ہی طاہر

کے باعث میرا پارہ چڑھ گیا اور پھر مجھے سیلی سے انٹرویو میں

کوئی خاص فائدہ بھی نہیں ہوا تم جانتے ہی ہو۔“

”چلو کوئی بات نہیں ایسا تو ہوتا ہی ہے۔“

گریب نے ایک سگار جلایا اور کش پر کش لگانے لگا

اس کی آنکھیں کچھ سحری ہوئی سی تھیں ”جب سے اس کے

والدین قتل کر دیئے گئے ہیں وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے۔

کیوں ٹھیک ہے نا؟“

ہم نے اسے متنبہ بنانے کے لئے درخواست دیا

تھی۔ اس وقت جبکہ اس کی دادی اور دادا نے پرورش

کرنے سے انکار کر دیا تھا، سماجی کارکن کی حیثیت سے

میرا ریکارڈ بہت اچھا ہے، اس لئے ہمیں زیادہ دستاویز

پیش نہیں آئی، اپنے والدین کے قتل سے پہلے بھی وہ

انجن فلاح دہپود کے دفتر میں اکثر آیا کرتی تھی اور ہم

بہت اچھی طرح جانتے تھے، اس وقت وہ بہت معصوم

سب رنگ ڈھنگ

نے اسے پایا۔ میں پہلا اخباری نمائندہ تھا جو جائے واردات پر پہنچا اور اسے بڑبڑاتے سنا "قاتل کلہاڑی نے ہوتے تھا۔" بار بار وہ اسی جملے کو دہرا رہی تھی اور آج بھی وہ یہی کہتی ہے لیکن جہاں تک میں سمجھا ہوں جو کچھ وہ کہتی ہے اس سے کچھ زیادہ ہی جانتی ہے۔

"لیکن میرا خیال ہے ایسا نہیں ہے۔" میں نے آہستہ سے کہا "اس کی گزشتہ زندگی جبکہ اس کا باپ اس سال دوڑ زندہ تھا، دیکھی جائے تو پتہ چلتا ہے وہ بہت اچھی لڑکی ہے، کوئی شبہ نہیں کہ اس نے بے شمار جھوٹ بولے ہیں لیکن میرا خیال ہے اس بارے میں وہ جھوٹ نہیں بول سکتی۔" وہ ہو سکتا ہے اس نے دانستہ جھوٹ نہ بولا ہو لیکن ذرا اس طرف بھی تو دیکھو، جیسا کہ تم نے ابھی کہا۔ اس سال دوڑ اسے بالکل نہیں چاہتا تھا اور اس کی سوتیلی ماں کا سلوک بھی اس سے اچھا نہیں تھا چنانچہ کوئی تعجب نہیں کہ منطقی طور پر وہ انہیں مردہ دیکھ کر خوش ہوتی؟

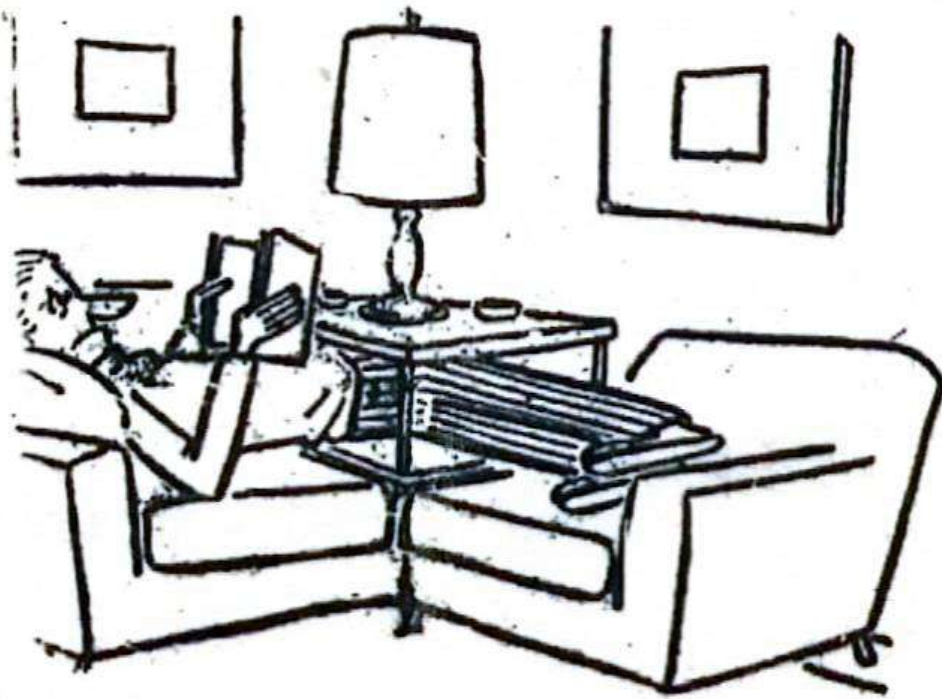
"ذرا ایک منٹ....."

"مشہور میں سلی کے خلاف کچھ نہیں کہہ رہا یہ بات تو تقریباً ناممکن ہے کہ سلی نے انہیں قتل کیا ہو۔ کلہاڑی کا

تھی، اس کے باپ کو اس سے کوئی دلچسپی بلاشبہ نہیں تھی۔ وہ شراب پی کر اسے اکثر مارا پٹیا کرتا تھا اور اس کی سوتیلی ماں..... محلے کا ہر فرد جانتا ہے کہ وہ اس سے جانوروں سے بھی خراب برتاؤ کرتی تھی، روزانہ اپنے مضبوط ہاتھوں سے وہ اس کی مرمت کرتی تھی۔"

"سلی نے اب تک تمہیں کچھ بتایا ہے؟ اس دن کے بارے میں؟"

"تم جانتے ہو اس سے ذرا کم ہمیں معلوم ہے، میں اور میری بیوی اس سے اس سلسلے میں کچھ نہیں پوچھتے۔" گریب نے اپنا سر نفی میں ہلایا، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ لیکن میرا خیال ہے سلی کو ضرور کچھ معلوم ہے اور میں یہ بات کئی مہینوں سے محسوس کر رہا ہوں، اس کی کہانی یہ تھی کہ جب وہ سینما سے رات کو باہر بجے گھر آ رہی تھی تو گھر کے قریب اس نے قاتل کو کلہاڑی لئے بھاگتے دیکھا، اندھیرے کے باعث وہ اس کے چہرے کو نہیں دیکھ سکی، پھر وہ گھر میں داخل ہوئی جہاں اس نے خون میں لت پت دولاشیں پائیں، وہ فرش پر بیٹھ گئی، صدرے نے اس کے سوچنے کی قوت کو سلب کر دیا تھا، اسی سکتے کے عالم میں پولیس والوں



ایسی۔

ہاں ایسی اس نے شیخی خور اسمال وڈ سے شادی
محض بیسے سے ملنے والی خلیطہ رقم کے لئے کی، اس کا خیال تھا
کہ وہ اچھا سا مکان خرید لیں گے۔ اور اس کے لئے بھی اسمال وڈ
بہت سا روپیہ خرچ کر دے گا، لیکن اسمال وڈ نے اسے
رقم کی ہوا بھی نہیں لگنے دی، وہ تو بہت ہی کجس تھا،
یعنی مکھی چوس۔ اور یہ ایسی کے لئے بہت برا ہوا وہ بے پناہ
حسین و جمیل عورت تھی، چہرے کے نقش و نگار بے حد
دلکش تھے اور وہ بالکل نوجوان بھی تھی۔ کہا جاتا ہے جب
اسمال وڈ دفتر چلا جاتا تو محلے کے کئی لوگوں کے ساتھ اس
کے معاشقے شروع ہو جاتے اور پولیس کا خیال ہے کہ
انہی میں سے ایک قاتل بھی ہے۔ بہر حال اس دن سخت
گرمی پڑی تھی اور رات کو بھی درجہ حرارت کافی زیادہ تھا،
اس شخص کا ایسی سے بھگڑا ہوا ہوگا اور طیش میں آکر اس نے
ایسی کو کلہاڑی کے ذریعے قتل کر دیا ہوگا، اگر وہ شخص شادی تھا
تھا تو ممکن ہے ایسی نے اسے بلیک میل کرنے کی کوشش
میں اپنی جان گنوا دی ہو۔ یا اور کوئی صورت ہو، ایسی کا
قتل پہلے ہوا۔ پولیس سرجن نے بھی اس کی تصدیق کی ہے
اور پھر اسمال وڈ گھر میں داخل ہوا اور اپنی جان سے ہاتھ
دھو بیٹھا۔ دوسرا مفروضہ بذات خود میرے دل کو لگتا ہے
اور مجھے یقین ہے ایسا ہی ہوا ہوگا، دس ہزار ڈالر یقیناً
میں سے خائب تھے لیکن قاتل نے پولیس کو غلط راستے
پر ڈالنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ اس نے دو دنوں قتل ہال
کی کلہاڑی سے کئے جو صدر دروازے کے قریب ہی پڑی
رہتی تھی، اب تک اس کلہاڑی کا سراغ نہیں ملا۔ اگر
قاتل کا ارادہ دس ہزار ڈالر چوری کرنے کا ہوتا تو وہ اپنے
ساتھ ہتھیار ضرور لاتا۔ بجائے اس کے کہ وہ اسمال وڈ کی ہی

استعمال جس طرح کیا گیا ہے وہ کسی بڑے اور طاقت ور آدمی
کا کام دکھائی دیتا ہے۔ لیکن بے شمار پچے ایسے ہیں جن کے
ساتھ ان کے والدین کا سلوک ناروا ہے۔ یقیناً وہ خوش
ہوں گے اگر ان کے والدین مر جائیں، یہ بالکل فطری
کسی بات ہے اور میری یہ رائے سیل کے سلسلے میں بالکل
درست ثابت ہوتی ہے اگرچہ موقع واردات بہت
لہزہ خیز تھا تاہم ممکن ہے وہ خوش ہوئی ہو، اندرونی طور
پر ہی سہی اور ممکن ہے وہ قاتل کو پہچانتی ہو اور اس کا نام
لینے سے گریز کر رہی ہو کیونکہ اس صورت میں اسے قاتل کا
ممنون ہونا چاہیے کہ اس نے اسے چھٹکارا دلایا اور ممکن ہے
اس کے کہنے کے برخلاف وہ قتل کے وقت وہاں موجود
ہی ہو۔

”تمہارا یہ خیال پاگل پن کی دلیل ہے“ میں نے کہا۔

گریب نے لاپرواہی سے شانے اچکائے وہاں ممکن
ہے میں غلط سوچ رہا ہوں۔ اصل میں مشکل یہ ہے کہ پولیس
ابھی تک یہ نہیں معلوم کر سکی کہ اسمال وڈ کو کیوں قتل کیا گیا
پولیس نے دو مفروضے اس ضمن میں قائم کئے ہیں جن میں سے
ایک تو واقعی حقیقت کے قریب ہے۔ پہلا مفروضہ یہ ہے
کہ اسمال وڈ کا قتل ان دس ہزار ڈالروں کی وجہ سے ہوا
ہے جو وہ اپنے بستر کے نیچے ایک بجس میں رکھتا تھا، وہ رقم
اسے بیسے کے ایک کلیم سے اس وقت ملی تھی جب اس
کی پہلی بیوی یعنی سیلی کی ماں ایک ٹرک تلے آکر کچلی گئی۔ سائے
پڑوسیوں کو معلوم تھا کہ رقم کہاں رہتی ہے۔ کیونکہ اکثر شراب
کے نشے میں بہرست ہو کر اسمال وڈ رقم کے بارے میں
نیشیاں بگھار کرتا تھا پولیس کا دوسرا مفروضہ یہ ہے کہ یہ
سیلی کی ماں کی شرارت کے سبب ہوا۔۔۔۔۔۔ کیا نام
تھا اس کا؟

بالکل ٹھیک وہ اپنے اخبار میں تمہارے بارے میں
ایک کہانی لکھنا چاہتا ہے۔
”کس قسم کی کہانی؟“

”دیکھو سیلی، تم تو جانتی ہو ہم اس موضوع پر تم سے زیادہ
بات کرنا مناسب نہیں سمجھتے لیکن واقعی یہ کہانی اس دوسرے
قتل کے بارے میں ہے جو آج سے دو سال پہلے جمہرات
کے دن وقوع پذیر ہوا تھا اور گریب یہ کہانی لکھ کر لوگوں
کو یاد دلانا چاہتا ہے کہ اس واقعے کو گزربے دو سال ہو گئے
مگر اب تک اس کے قاتل کا سراغ نہیں ملا، اخبارات اس
قسم کے جرائم کی اکثر برسی مناتے ہیں جن کا ابھی سراغ
نہیں ملا۔“
”میں سمجھ گئی۔“

”سیلی اس کہانی میں لکھے گا کہ اس نے کل تمہارا انٹرویو
لیا۔ وہ یہ نہیں لکھے گا کہ اس نے تم سے پولیس اسٹیشن پر گفتگو
کی، ایسی کوئی بات نہیں، وہ یہ کہے گا کہ تم نے قاتل کے
بارے میں ایک خواب دیکھا ہے۔“

”لیکن میں نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا“ سیلی نے
منمناتے ہوئے کہا ”میں سڑ گریب سے بھی یہی کہوں گی،
میں نے قاتل کے بارے میں کوئی خواب نہیں دیکھا ہے۔“
”میں جانتا ہوں لیکن وہ یہی لکھے گا کہ تم نے خواب
دیکھا تھا اور اس خواب میں تم نے کلہاڑی والے قاتل کا
چہرہ صاف طور سے دیکھ لیا ہے۔“

میری بیوی نے اچانک میز پر زور سے گھونٹ
مارا ”دیکھو سہزی اس قسم کی احمقانہ بات میں آج پہلی
بار سن رہی ہوں۔“

”ایک منٹ ٹھہرو۔۔۔۔۔“

”کیوں یہ سفید جھوٹ ہی نہیں بہت خطرناک بھی ہے“

کلہاڑی۔۔۔۔۔“
”اچھا تو تمہارا یہ خیال ہے“ میں نے کہا ”یہ کافی
ناہن سا لگتا ہے۔ لیکن اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔۔۔۔۔“
گریب نے سیدھے ہوتے ہوئے اپنا سگاز بچھا دیا۔
”دیکھو سہزی، سیلی کو حیوانوں سے بدتر اس زندگی سے کبھی
نجات نہیں ملتی اگر قاتل اس کی مدد نہ کرتا۔ اور لوگوں کا
تو یہ ہے کہ وہ اس سے ہمیشہ سوالات کرتے رہیں گے وہ
کبھی بھی اس واقعے کو فراموش نہیں کر سکتی۔“
”ہاں یہ بات تو تم نے ٹھیک کہی۔“
”تو پھر قاتل کا سراغ لگانے کی کوئی نئی کوشش ہم
کیوں نہ کریں۔“

مجھے گریب کا منصوبہ پسند نہیں آیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ
کامیاب نہیں ہو سکتا لیکن گریب کچھ ضرورت سے زیادہ ہی
ڈھیٹ واقع ہوا تھا، ایک وجہ سے وہ بہت اچھا پولیس
رپورٹر تھا کہ اس نے کافی بحث و مباحثے کے بعد اپنے منصوبے
سے مجھے متفق کر لیا۔ اس کا خیال تھا کہ سیلی بھی اس منصوبے
پر عمل کرنے پر راضی ہو جائے گی۔ بحث کے دوران اس نے
کہا کہ سیلی کی جان خطرے میں ہے اور اس وقت تک رہیگی
جب تک قاتل تختہ دار تک نہیں پہنچ جاتا اور اگر میں قاتل کو چھپنے
میں اس کی (گریب کی) مدد نہیں کرتا تو بحیثیت ایک باپ
کے اپنے فرض سے کوتاہی کر رہا ہوں۔ اور رات کے کھانے
پر میں نے گریب کا منصوبہ اسے تفصیل سے سمجھانے کا فیصلہ
کر لیا، اس وقت سیلی کے علاوہ میری بیوی بھی کھانے کی میز
پر بیٹھی ہوئی تھی۔

”سیلی میں نے کہا، تمہیں وہ رپورٹر یاد ہے میسٹر
گریب؟“

”وہ چھوٹا سا دلچسپ آدمی؟“

اس سے یہ ہوگا کہ اس سال وڈ کا قاتل جس طرح بھی ممکن ہو
سیلی کو قتل کرنے کی کوشش کرے گا۔

” بالکل ٹھیک ہی تو ہم چاہتے ہیں، ہر لمحے پولیس کے
آدھی سیلی کے قریب رہیں گے اور اگر اس نے سیلی کو قتل کرنے
کی کوشش کی تو ہم اسے پکڑ لیں گے۔“

” میں یہ خطرہ مول لینے کی اجازت نہیں دے سکتی۔“

میں نے سیلی کی طرف بغور دیکھا۔ سیلی اب یہ تم پر
منحصر ہے اگر تم خوفزدہ ہو تو ہم ایسا نہیں کریں گے۔“

” میں خوفزدہ نہیں ہوں۔“ سیلی نے اپنی نیلی آنکھیں
مٹکاتے ہوئے کہا۔ ” ذرا برابر بھی خوفزدہ نہیں ہوں، آپ

مسٹر گریب سے کہہ دیں وہ جو لکھنا چاہے میری طرف سے
پوری اجازت ہے۔ آج کل ویسے بھی میں بور ہو رہی ہوں،
اگر پولیس والے ارد گرد ہوئے تو ذرا لطف رہے گا۔“

یہ اگست کے آخری ایام تھے اور قیامت کی گرمی
پڑ رہی تھی اور پھر بارش شروع ہو گئی اور تین دن تک
لگا تار ہوتی رہی اور اس کے بعد وہی وحشت زدہ کرینے

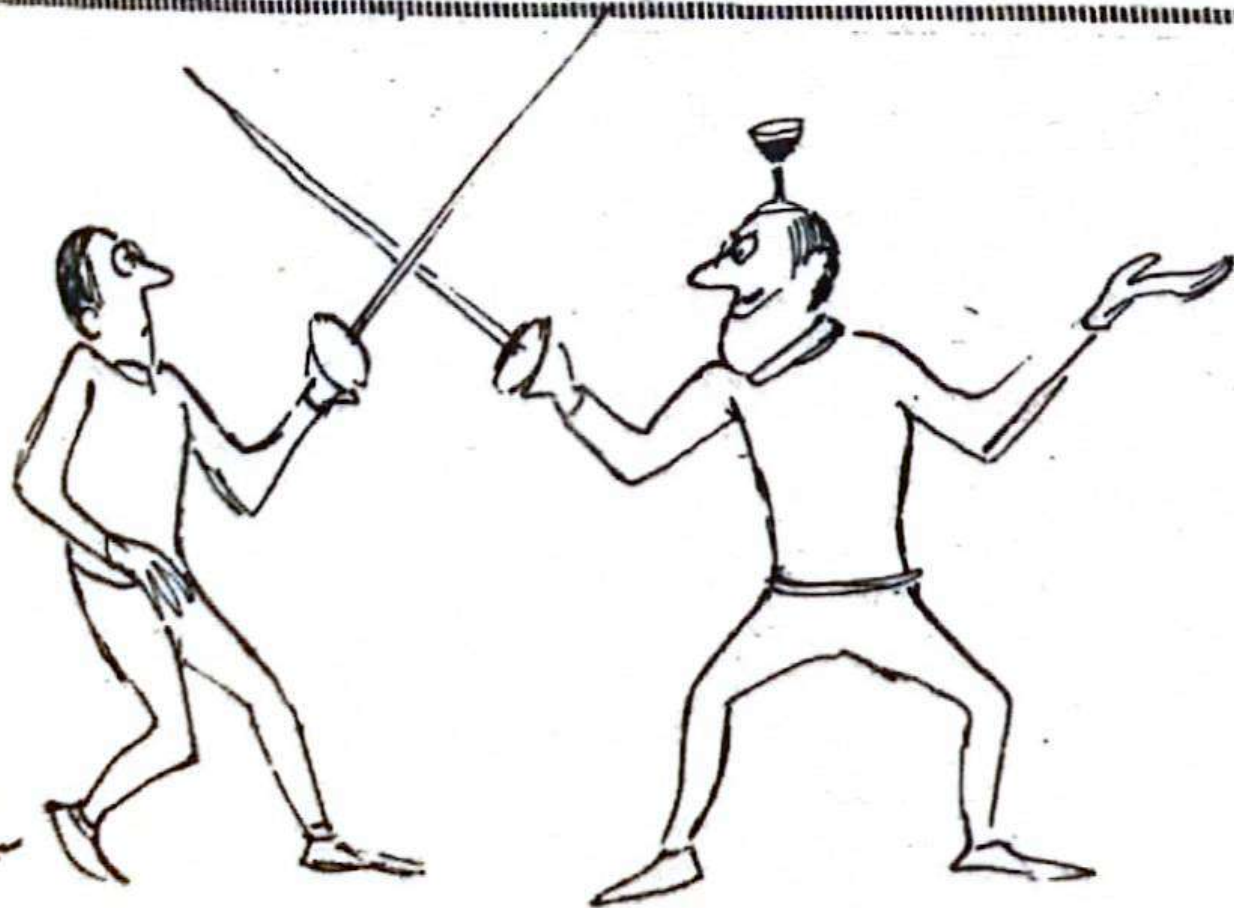
والی گرمی پڑنے لگی ساتھ ہی ساتھ ہوا میں بیڑی
جس کے باعث کھڑکیوں کے شیشے اکثر بھگے رہتے
انجن فلاح دہبود کے دفتر سے گھر آتے ہوئے میں
لباس میں بلوس پولیس کے دو جاسوسوں سے بات
کرنے کے لئے رکا، وہ میرے گھر کے سامنے ایک
میں بیٹھے گپیں ہانک رہے تھے۔

” کیسا جا رہا ہے معاملہ؟“

” بیٹھے جھک مار رہے ہیں۔ نتیجہ وہی ڈھاک کے تین
پات۔“ اسٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے شخص نے کہا ” میرا خیال
ہے اب اور نگرانی کرنا بیکار ہے۔“

” تقریباً ایک مہینہ ہو گیا مہتری“ دوسرے آدمی نے
سر کھجاتے ہوئے کہا ” لیفٹیننٹ نے ہم سے کہا ہے کہ
آپ گھر میں داخل ہوں ہم اپنی ڈیوٹی ختم کر دیں۔“
” بہت بہت شکریہ، آپ لوگوں کا“ میں نے

کہا اور سڑک پار کر کے گھر میں داخل ہو گیا جہاں گریب
سیلی کے ساتھ بیٹھا میرا انتظار کر رہا تھا۔
” تمہاری بیوی ذرا شاپنگ کے لئے گئی ہے۔“ گریب



نے مسکراتے ہوئے کہا، وہ ایک آرام کرسی پر بیٹھا، سگار پی رہا تھا، سیلی اس کے برابر ایک صوفے پر بیٹھی، بچپنوں کا ایک تیشی رقص ٹیلی ویژن پر دیکھ رہی تھی۔

”نیچے جو پولیس والے کھڑے ہیں، ان کا کہنا ہے کچھ دیر بعد ہم اپنی ڈیوٹی ختم کر دیں گے۔“ میں نے ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ابھی کچھ دیر پہلے یقینیت نے آکر ہمیں یہی بتایا تھا۔“

”بہر حال کوشش بہت اچھی رہی۔“

”یقیناً“ گریب نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کھڑکی کے قریب جا کر باہر کا منظر دیکھنے لگا۔ ”مجھے تعجب ہو رہا ہے کہ قاتل آخر کس قسم کا شخص ہے۔ دو قتل، ایک کلہاڑی، آخر اس نے انہیں کیوں فراموش کر دیا اور اگر

اس کا خیال ہے کہ سیلی اسے شناخت کر سکتی ہے تو پھر.....“

”گریب ممکن ہے پولیس کا وہ نظریہ درست ہو کہ قاتل محض دس ہزار ڈالر چوری کرنے آیا، اور جب رقم اس کے ہاتھ لگی ہو تو اس نے یہ شہر چھوڑ دیا ہو۔ ممکن ہے اس وقت وہ یہاں سے ہزاروں میل دور بیٹھا ہو اور تمہاری کہانی اس کی نظر سے نہ گزری ہو۔“

”میرا بھی یہی خیال ہے، پولیس والے اب جا رہے ہیں اور ظاہر ہے وہ عمر بھر سیلی کی نگرانی نہیں کر سکتے۔“ اس نے اپنے شانے اچھکاتے ہوئے کہا۔ ”بہر حال تمہیں جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ اب تو پولیس رپورٹنگ میں اتنا مزہ نہیں آتا، اگلے ماہ سے میں فلمی رپورٹر بن جاؤں گا۔ اور آئندہ سیلی کے سلسلے میں

جمہوریہ فرانس کا اعلان !

<https://www.facebook.com/groups/372605677178945/>

ان اقوام کے نام جن کے جانباز حکمران جمہوری افواج سے شکست کھا چکے ہیں !

۱۵ دسمبر ۱۹۹۲ء

مجاذب، اہل فرانس ————— بنام اقوام الناس

بھائیو اور دوستو !

ہم نے آزادی جیت لی ہے، اور ہم اسے ہاتھ سے جانے نہ دیں گے۔ یہی بیش بہا نعمت ہم تمہیں پہنچانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہمیشہ سے ہم ہی اس کے جائز مالک تھے اور ہمارے جفاکاروں نے مجرمانہ طور پر اس کو غصب کر رکھا تھا۔ ہم تمہارے ظالم بادشاہوں کو نکال چکے۔ اگر تم اپنے آپ کو ایک آزاد قوم ثابت کرو گے تو ہم ان کے انتقام، ان کی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور ان کی واپسی سے تمہیں محفوظ رکھیں گے۔

آج کے دن سے فرانسیسی قوم اعلان کرتی ہے کہ حکومت جمہور کا حق ہے۔ تمام وہ حربی اور ملکی ارباب اختیار جو اب تک تمہارے حکمران تھے، معطل اور جو حاصل تمہارے سر ڈالے گئے ہیں، منسوخ کئے جاتے ہیں خواہ وہ کسی شکل میں ہوں۔ مثلاً عشرہ جاگیر داری، ہر قسم کے اجارے، زرعی غلامی، خواہ اصلی ہونائی صحرائی اور دریائی شکار کے حقوق، نمک اور درآمد کے مقامی محصول وغیرہ۔

جمہوریہ فرانس یہ بھی اعلان کرتی ہے کہ تمہارے مالک میں کلیسا اور جاگیر داری کا ہر نظام شکست کیا جاتا ہے اور تمام وہ حقوق و مراعات مسترد کئے جاتے ہیں جو مسادات کے خلاف ہیں۔ اس گھڑی سے تم سب بھائی اور ایک دوسرے کے دوست ہو، سب لوگ شہری ہیں اور مساوی حقوق رکھتے ہیں۔ لہذا سب کو دعوت دی جاتی ہے کہ آئین اور ملک کی حکومت، خدمت اور حفاظت اپنے ہاتھ میں لیں :

وہ ایک دم گھومی اور میری طرف گھور کر دیکھنے لگی۔
 ”کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، سب کچھ اسی طرح ہے جیسا کہ اس
 دن تم نے کہا تھا۔ تم ہر طرح میرا خیال رکھو گے اور مجھ
 کوئی حکم نہیں چلاؤ گے، اور یہی میرا مقصد ہے۔
 یقین کرو میں کسی کو نہیں بتاؤں گی کہ تم نے میرے باپ
 کو قتل کیا ہے، جب وہ گھر میں داخل ہو رہا تھا۔“
 کہاں تم نے وہ خون آلود کپڑا چھپاتی ہے۔

جب وہ چلی گئی تو میں نے اس خطرناک معاہدے
 پر سوچنا شروع کر دیا۔ مجھے کاروباری شراکت کا وہ
 قانون ہی پسند آیا جس میں کسی ایک پارٹنر کے
 شراکت خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔۔۔ میں اس کے تمام
 پہلوؤں پر خوب غور کر کے اطمینان کی نیند سو گیا۔

ناظم آباد میں

سب بک ڈائجسٹ اور پاکستان
 کے تمام اخبارات و رسائل نین کتابوں کا
 سب سے بڑا اسٹال
 عابد اینڈ عابد بک ڈپو اینڈ اسٹیشنرز
 پہلی چورنگی، ناظم آباد، کراچی

ہر قسم کے کتابیں
 اور رسائل کے لیے
 ہلال میوزک اینڈ
 ہلال میوزک اینڈ

ہاتھوں کی تھریا صدر کراچی تشریف لائے!

Zegham imran

”ہیں پریشان نہیں کروں گا۔“
 ”خیراب معافی مانگنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں
 جو ہوا سو ہوا۔“

گرمی نے سیلی کے قریب جا کر اس کی پشت پر تھپکی
 دی اور سیلی ایسی بے باک اور نڈر لڑکی میں نے آج تک
 نہیں دیکھی، مجال ہے جو ذرا بھی خوفزدہ ہوئی ہو۔
 ”شکریہ مسٹر گرمی، آپ کا ساتھ بہت پر لطف رہا۔“
 گرمی نے خدا حافظ کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل
 گیا۔ چند لمحوں بعد میں باورچی خانے میں گیا اور دودھ کا
 ایک گلاس بھر کر دوبارہ ڈرائیونگ روم میں آ گیا۔ سیلی نے
 ٹی وی بند کر دیا۔ ادرا ب وہ سنگھار میز پر بیٹھی اپنے بال
 سنوار رہی تھی۔

”وہ سب چلے گئے ہیں نا؟“

”ہاں وہ سب اٹک گئے تھے۔“

جب وہ ارد گرد رہتے تھے تو بہت لطف آتا تھا
 اور وہ پتہ قد پولیس والا جس کا نام اطالوی سا ہے، وہ
 بہت دلچسپ آدمی تھا۔ یہ کہہ کر وہ صدر دروازے کے
 قریب گئی اور مینڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

میں نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا، کہاں جا رہی
 ہے تو؟“
 ”باہر۔“

”دیکھو سیلی، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے یاد کرو۔۔۔“
 ”اوں ہوں، اب جبکہ مسٹر گرمی اور پولیس والے
 پاس نہیں رہے تو کیا خاک لطف آئے گا۔ میں باہر جا رہی
 ہوں، شاید جبکہ کہیں نظر آجائے۔ اس نے کل مجھ سے
 ملنے کا اشارہ کیا تھا۔“

”جی جی۔۔۔ دیکھو سیلی وہ لڑکا۔۔۔۔۔“